

## چوتھی شرط بیعت

یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 564)

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

# الفصل

web: <http://www.alfazl.org>  
email: [editor@alfazl.org](mailto:editor@alfazl.org)

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 6 جنوری 2012ء 11 صفر 1433 ہجری 6 ص 1391 مش جلد 62-97 نمبر 5

## ساری ترقیاں نماز سے

### وابستہ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں  
”نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ

دیں اور اس کے لئے غیر معمولی محنت کریں۔ کیونکہ یہ مرکزی چیز ہے اور اگر یہ سنور جائے تو

سب کچھ سنور جائے گا۔ اسی سے ساری ترقیاں وابستہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا

ہے کہ وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس لئے خدام اور اطفال

کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ بچپن سے ہی اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دیں۔ بچپن میں اگر یہ

عادت پختہ ہو جائے گی تو پھر باقی زندگی میں آپ نمازوں کی حفاظت کرنے والے بن جائیں

گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب

بندوں سے لیا جائے گا۔ وہ نماز ہے اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ انسان کامیاب ہو گیا اور اس نے

نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہو تو وہ ناکام ہو گیا اور گھائٹے میں رہا۔ اللہ کرے آپ میں سے

ہر خادم اور طفل میری اس نصیحت کو سینے سے لگائے..... کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرے گا۔ نماز

ہی ہے جس نے حقیقت میں اس دنیا کو (-) کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خوابیں لغو ہیں

اگر ہم اپنے نفسوں پر فتح نہ پاسکیں۔ اپنے نفسوں کو خدا کے حضور جھکانیں اور اس کی عبادت کے حق کو

ادا کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ پر اپنے بے شمار فضل اور رحمتیں نازل فرمائے اور اپنی رضا

کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین“  
(الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2004ء ص 13)

(بلسلسلہ تمہیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء، مرسلمہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزی)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دوسری حالت یہ ہے کہ ایسے مومن کو خدا تعالیٰ کی طرف کچھ رجوع تو ہو جاتا ہے مگر اس رجوع کے ساتھ لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو شغلوں کی پلیدی لگی رہتی ہے جس سے وہ افس اور محبت رکھتا ہے۔ ہاں کبھی نماز میں خشوع کے حالات بھی اس سے ظہور میں آتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف لغو حرکات بھی اس کے لازم حال رہتی ہیں اور لغو تعلقات اور لغو مجلسیں اور لغو نمیشی ٹھٹھا اس کے گلے کا ہار رہتا ہے۔ گویا وہ دورنگ رکھتا ہے کبھی کبھی کچھ

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر سے کند چوں مخلوت سے روند آں کار دیگر سے کند پھر جب عنایت الہیہ اس کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تو پھر ایک اور جلوہ عظمت اور ہیبت اور جبروت الہی کا اس کے دل پر نازل ہوتا ہے جو پہلے جلوہ سے زیادہ تیز ہوتا ہے اور قوت ایمانی اس سے تیز ہو جاتی ہے اور ایک آگ کی طرح مومن کے دل پر پڑ کر تمام خیالات لغو اس کے ایک دم میں بھسم کر دیتی ہے اور یہ جلوہ عظمت اور جبروت الہی کا اس قدر حضرت عزت کی محبت اس کے دل میں پیدا کرتا ہے کہ لغو کاموں اور لغو شغلوں کی محبت پر غالب آ جاتا ہے اور ان کو دفع اور دور کر کے ان کی جگہ لے لیتا ہے اور تمام بیہودہ شغلوں سے دل کو سرد کر دیتا ہے تب لغو کاموں سے دل کو ایک کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔

پھر لغو شغلوں اور لغو کاموں کے دور ہونے کے بعد ایک تیسری خراب حالت مومن میں باقی رہ جاتی ہے جس سے وہ دوسری حالت کی نسبت بہت محبت رکھتا ہے یعنی طبعاً مال کی محبت اس کے دل میں ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنی زندگی اور آرام کا مدار مال کو ہی سمجھتا ہے اور نیز اس کے حاصل ہونے کا ذریعہ صرف اپنی محنت اور مشقت خیال کرتا ہے۔ پس اس وجہ سے اس پر خدا تعالیٰ کی راہ میں مال کا چھوڑنا بہت بھاری اور تلخ ہوتا ہے۔

پھر جب عنایت الہیہ اس ورطہ عظیمہ سے اس کو نکالنا چاہتی ہے تو راز قیت الہیہ کا علم اس کو عطا کیا جاتا ہے اور توکل کا بیج اس میں بویا جاتا ہے اور ساتھ اس کے ہیبت الہیہ بھی کام کرتی ہے اور دونوں تجلیات جمالی اور جلالی اس کے دل کو اپنے قابو میں لے آتی ہیں۔ تب مال کی محبت بھی دل میں سے بھاگ جاتی ہے اور مال دینے والے کی محبت کا تخم دل میں بویا جاتا ہے اور ایمان قوی کیا جاتا ہے اور یہ قوت ایمانی درجہ سوم کی قوت سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس جگہ مومن صرف لغو باتوں کو ہی ترک نہیں کرتا بلکہ اس مال کو ترک کرتا ہے جس پر اپنی خوش زندگی کا سارا مدار سمجھتا ہے اور اگر اس کے ایمان کو قوت توکل عطا نہ کی جاتی اور رازق حقیقی کی طرف آنکھ کا دروازہ نہ کھولا جاتا تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ بخل کی بیماری دور ہو سکتی۔ پس یہ قوت ایمانی نہ صرف لغو کاموں سے چھڑاتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے رازق ہونے پر ایک قوی ایمان پیدا کر دیتی ہے اور نور توکل دل میں ڈال دیتی ہے۔ تب مال جو ایک پارہ جگر سمجھا جاتا ہے بہت آسانی اور شرح صدر سے مومن اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے اور وہ ضعف جو بخل کی حالت میں نومیدی سے پیدا ہوتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ پر بہت سی امیدیں ہو کر وہ تمام ضعف جاتا رہتا ہے اور مال دینے والے کی محبت مال کی محبت سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 235)

## عاجزی، خوش خلقی اور مسکینی کی طرف توجہ رہے گی

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10 اکتوبر 2003ء میں شرائط بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ساتویں شرط یہ بھی تھی کہ عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی وغیرہ کی طرف توجہ رہے گی۔ تو انبیاء کو تو زیادہ تر وہی لوگ مانتے ہیں جو غریب مزاج اور مالی لحاظ سے کم وسعت والے بھی ہوں لیکن قربانیوں میں امراء سے زیادہ حوصلہ کے ساتھ اپنا مال خرچ کرنے والے ہوتے ہیں بلکہ جان کی قربانی بھی دینی پڑے تو دریغ نہیں کرتے اور کبھی بھی بڑائی بیان کرنے والے یا تکبر و نخوت کا اظہار کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ ہر چھوٹے بڑے کے سامنے انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ رہتے ہیں اور انکساری اور عاجزی کے بڑے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور الہی جماعتوں کی ترقی کا راز اسی میں ہے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ عاجز مسکین لوگ جو فروتنی اور عاجزی کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہوں وہ نظر آئیں اتنی زیادہ ترقی کی رفتار بھی تیز ہوتی ہے اور نبی کو ماننے والے بھی ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے میں نے کہا۔ تو انبیاء کی نظر جب ایسے دلوں پر پڑتی ہے تو انہیں مزید جلا بخشی ہے، انہیں مزید چمکا دیتی ہے۔ اور وہ جو عاجزی دکھانے والے لوگ ہوتے ہیں ان کو اگر دوسروں کی خاطر اپنی جگہ چھوڑ کر اگر جو تیوں میں بھی بیٹھنا پڑے تو وہ بیٹھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن مامور زمانہ کی نظر اتنی قیافہ شناس ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کو پہچان لیتی ہے اور پھر اس عاجزی کا بدلہ دینے کے لئے اور اپنی جماعت کو سمجھانے کے لئے کہ میری جماعت میں عاجز اور مسکین کا مقام ہی سب سے اعلیٰ ہے۔ عاجز انسانوں کو وہاں سے اٹھا کر اپنے پاس بیٹھا لیتے ہیں اور کھانے کے وقت بلا کر اپنے ساتھ اپنی پلیٹ میں کھانا کھلاتے ہیں۔ تو یہ قدر بھی انبیاء ان کی اس لئے کرتے ہیں کہ اس عاجزی کی وجہ سے ایسے لوگ دین کو جلد قبول کرتے ہیں اور دینی تعلیمات پہ مکمل طور پر عمل پیرا ہونے والے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ غریب لوگ تکبر نہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں۔ فرمایا: میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو اس سعادت کا عشرِ شیر بھی حاصل کر سکیں جس کو غریب لوگ کامل طور پر حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے آپ نے فرمایا تھا کہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے عاجزی شرط ہے۔ تاکہ دین کو صحیح طور پر سمجھ سکو اور اس پر عمل کر سکو۔ اب یہ تبدیلیاں کس طرح ہوئیں اس کے چند نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب ایک جید عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک آسودہ حال خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اس کے باوجود آپ کی پاکیزگی، انکسار اور سادگی قابلِ مثال تھی۔ اور حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہو کر اور حضور کی غلامی کا جو گردن میں ڈال کر آپ نے دنیا طلبی کی خواہش ہی دل سے نکال دی۔ مدرسہ احمدیہ کی ملازمت کا سارا عرصہ ایک مختصر سے مکان میں گزار دیا جو دراصل ایک چڑا اسی کے بھی لائق نہ تھا۔ جب حضور کے در کی غلامی کی خاطر دنیا بھر کو چھوڑ دیا تو دنیوی چیزوں کی راحت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (رفقاء احمد جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 9)

پھر یہاں دوبارہ مثال ہے مولوی برہان الدین صاحب کی، عاجزی کے بارہ میں۔ ایک دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خدا جانے کہاں خیال پہنچا کہ رونا ہی شروع کر دیا۔ حضور نے بہت پیار سے پوچھا کہ مولوی صاحب خیر تو ہے؟ عرض کیا حضور پہلے میں کوٹھی بنا، پھر بولی بنا، پھر غزنی بنا، اب مرزائی بنا ہوں۔ رونا تو اس بات کا ہے کہ عمر اخیر ہو گئی اور میں جھڈو کا جھڈو ہی رہ گیا۔ یعنی پہلے میں نے کوٹھے والے پیر صاحب کی قدم بوسی حاصل کی۔ اس کے بعد باؤلی صاحب والے بزرگ کی خدمت میں رہا۔ اس کے بعد مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی خدمت میں پہنچا۔ اب میں حضور کی خدمت میں آ گیا ہوں۔ رونا تو اس بات کا ہے کہ میں وہی نالائق کا نالائق ہی رہا۔ (یہ عاجزی تھی ان کی)۔

اس پر حضور نے مولوی صاحب کو بہت محبت پیار کیا۔ اور تسلی دی۔ فرمایا: مولوی صاحب! گھبرائیں نہیں۔ جہاں آپ نے پہنچنا تھا وہاں آپ پہنچ گئے۔ اب گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے تب جا کر سکون اور قرار ہوا۔ (ماہنامہ انصار اللہ ربوہ نمبر 1977ء صفحہ 14)

(روزنامہ افضل یکم جون 2004ء)

## حمدِ باری تعالیٰ

ہیں حمدِ سبحی کرتے یاں ارض و سما تیری  
توفیق ملے یا رب کریں ہم بھی ثنا تیری  
محتاج ترے ہر دم ہر سانس ترا احسان  
ہر جاں کی بقا پر ہے رحمت کی ردا تیری  
ہیں حسن ترے بکھرے ہر وادی و گلشن میں  
پھولوں میں مہک تیری تاروں میں ضیاء تیری

مہتاب کی صورت میں چہرہ ہے عیاں تیرا  
خورشید کی چلن سے آتی ہے شعاع تیری  
یہ قوسِ قزح کے رنگ دکھلائیں تری شوخی  
ہے رعدِ ہنسی تیری رفتار ہوا تیری  
ہو موسم گل یا کہ ہو زردی خزاؤں کی  
ہر رنگ نرالا ہے ہر پیاری ادا تیری  
ہر نقص سے بالا ہے تو ارفع و اعلیٰ ہے  
بالا ہے مکان سے تو ہر دل میں ہے جا تیری

بخشش کا پیام آیا تم اس پہ عمل کر لو  
قرآن کی صورت میں سنتے ہیں نوا تیری  
گر ایک قدم چل کر کوئی آئے تجھے ملنے  
تو سو قدم آتا ہے لاثانی وفا تیری

اے۔ آر۔ بدر

نیوزی لینڈ کے ایک احمدی ماہر موسمیات اور ماہر ہیئت دان

پروفیسر کلیمنٹ لینڈ لے ریگ

(Clement Lindley Wragge)

حضرت مسیح موعود سے شرف ملاقات، سوال و جواب سے نسلی پانے پر مشرف بادرین حق ہوئے

﴿قسط اول﴾

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران مورخہ 24 جون 2011ء جرمنی یونیورسٹیز کے طلباء کو قیمتی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:-

”1908 میں Professor Clement Wragge جولاءِ ہور میں حضرت مسیح موعود کو ملے تھے جو موسمیات کے ماہر تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے Tsunami (سونامی) کے نام رکھے ہیں، انہی کے وقت سے چل رہے ہیں۔ امریکہ میں جو مختلف قسم کے طوفان آتے ہیں کترینہ اور فلاں اور فلاں یہ انہی کے رکھے ہوئے نام ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود سے بات کی۔ مختلف سوال و جواب ہوئے۔ وہ ساری بات چیت ملفوظات کی جلدوں میں محفوظ ہے۔ اس میں سوال کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہوا کہ مذہب اور سائنس کا کوئی اختلاف نہیں ہے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہی تو میں ثابت کر رہا ہوں کہ مذہب اور سائنس کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ (.....) ہوئے، احمدی بھی ہو گئے تھے اور یہ بنیادی طور پر نیوزی لینڈ کے تھے اور پھر وہیں ان کی تدفین ہوئی اور بحیثیت احمدی کے ان کی وفات ہوئی۔“

(روزنامہ افضل مورخہ 14 جولائی 2011ء) پروفیسر کلیمنٹ ریگ کے میسر حالات زندگی کا مطالعہ بتاتا ہے کہ ان کے تعلق میں بعض امور ایسے ہیں جو انہیں اپنے دیگر معاصر سائنس دانوں سے ممتاز کرتے ہیں۔ مثلاً پروفیسر کلیمنٹ ریگ کا 1908ء میں اپنے دورہ ہندوستان کے دوران لاہور میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معبود سے ملاقاتیں کر کے احمدیت کو پہچانا اور پھر حضرت مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اپنے دورہ نیوزی لینڈ کے دوران ان کی قبر پر جا کر دعا کرنا وغیرہ

1878ء میں ایک بیٹی بنام Leonora Ingleby پیدا ہوئیں اور پھر 1879ء میں دوسری بیٹی بنام Emma J پیدا ہوئی۔ پروفیسر ریگ نے اس بیٹی کا نام غالباً اپنی کفالت کرنے والی Grandmother کے نام Emma کی یاد میں رکھا ہوگا۔

1880 میں Clement Lionel Egerton کی ولادت ہوئی۔ چوتھے بچے Rupert Lindley کی ولادت 1882ء میں سکاٹ لینڈ میں ہوئی۔ آپ کے ایک بیٹے کی جو فوج میں خدمات بجالا رہا تھا، 1915ء میں زخمی ہو کر وفات ہو گئی تھی اور آپ کے ایک چھوٹے بیٹے کا 1908ء میں سفر ہندوستان کے دوران لاہور میں اپنے والدین کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے پاس حاضر ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

1883ء میں پروفیسر ریگ کو اپنی ایک مالدار (خالہ) aunt کی وفات پر خاصی دولت ورثہ میں ملی تھی اس سے اگلے سال آپ اپنے خاندان کے ساتھ جنوبی آسٹریلیا کے علاقے Adelaide کے پاس آباد ہونے چلے گئے تھے۔ آپ نے Walkerville کے مقام پر Torrens Observatory کے نام سے ایک مشاہدہ گاہ قائم کی اور دوسری Mount Lofty کے مقام پر تھی۔

اسی طرح پر 1886ء میں پروفیسر ریگ نے Royal Meteorological Society of Australia کی بنیاد رکھنے والے اہم ممبر کے طور پر کام کیا۔ آپ کا سکاٹ لینڈ اور آسٹریلیا میں موسمیاتی رصد گاہیں قائم کرنے کا ذکر ملتا ہے۔

اسی سال پروفیسر ریگ کو Queensland کی حکومت کی طرف سے موسمیات کے موضوع پر ایک اہم رپورٹ تیار کرنے کا منصوبہ سپرد کیا گیا۔ اس مطالعاتی رپورٹ کا مقصد طوفانوں کی صورت میں جہازوں کو پہنچنے والے نقصانات میں کمی لانے کے لئے تجاویز پر غور کرنا تھا۔ حکومتی ادارے پروفیسر ریگ کی اس مطالعاتی رپورٹ سے بہت زیادہ خوش ہوئے اور یکم جنوری 1887ء کو آپ کو Government Meteorologist for Queensland متعین کر دیا۔

## ایک لطیفہ

پروفیسر ریگ کے Queensland کے دارالحکومت Brisbane پہنچنے کے محض تین ہفتوں کے اندر اندر 18.305 بارش پڑی یہاں تک کہ مقامی لوگوں کے پروفیسر 'Clement ریگ' کو مذاقاً 'Inclement ریگ' کہنا شروع کر دیا۔ Inclement یعنی ناگوار حد تک انتہائی سرد یا بہت زیادہ بارشوں والا موسم۔

یہاں کام شروع کرنے کی دیر تھی کہ پروفیسر ریگ کے معاصر ماہرین موسمیات اور ہیئت دانوں

میں ایک تجارتی بحری جہاز پرسڈنی آسٹریلیا کی راہ لی اور کئی ماہ تک آسٹریلیا کی ریاستوں New South Wales اور Queensland کے نیم آباد علاقوں میں تحقیق میں مصروف رہے۔

یہ وہی Queensland ہے جہاں آسٹریلیوی ریاست میں بعد ازاں آپ متفرق عہدوں پر کام کرتے رہے۔ پھر 1875ء میں Sydney سے San Francisco اور Salt Lake City کی سیر و سیاحت اور تحقیق کے لئے سفر کیا۔ اس سفر کے دوران پروفیسر ریگ کے Mormon مذہب والوں سے ملاقاتیں کرنے اور ان سے متاثر ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ انہی ملاقاتوں اور طویل گفت و شنید کے زیر اثر پروفیسر ریگ نے اخبارات کے لئے اس فرقہ کے بارہ میں مضامین بھی تحریر کئے تھے۔

1876ء میں پروفیسر ریگ کی آسٹریلیا واپسی ہوئی۔ تب تک آپ جنوبی آسٹریلیا کے Surveyor-General's Department میں ایک قابل قدر جگہ بنا چکے تھے۔ اس شعبہ میں آپ کو تین سال تک بہت زیادہ کام کرنے کا موقع ملا۔

## شادی

13 ستمبر 1877ء کو پروفیسر ریگ نے ایک خاتون بنام Leonora Edith Florence d'Eresby سے شادی کی۔ اس آسٹریلیوی خاتون سے پروفیسر ریگ کے سات بچے تھے اور آپ کی دوسری شادی ایک ہندوستانی خاتون سے تھی جس سے پیدا ہونے والے ایک بیٹے کے دو بچے (یعنی آپ کا پوتا اور پوتی) Stewirt Wragge اور Catherine Wragge نیوزی لینڈ میں مقیم ہیں اور مقامی احمدیہ جماعت سے رابطہ میں ہیں۔

## بطور ماہر موسمیات

پروفیسر ریگ کی محکمہ موسمیات میں ابتدائی ڈیوٹی ایک موسمیاتی مرکز میں تھی پھر Scottish Meteorological Society کے سیکرٹری کی طرف سے آپ کو Ben Nevis کے مقام پر ایک موسمیاتی رصد گاہ قائم کرنے کا کہا گیا۔ پروفیسر صاحب روزانہ پہاڑ کی چوٹی پر قائم اس مشاہدہ گاہ تک جاتے اور اعداد و شمار نوٹ کرتے اور آپ کی اہلیہ صاحبہ اس دن کے سطح سمندر پر موسمیاتی اثرات حاصل کرتیں۔ اور پھر دونوں آپس میں اپنے اپنے مشاہدات اور اعداد و شمار کا تقابل کر لیتے۔ یوں کئی ماہ تک بغیر ناغہ کے مسلسل مشاہدات اور اعداد و شمار پیش کرنے پر آپ کو Scottish Meteorological Society کی طرف سے گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔

## اولاد

پروفیسر ریگ کی اہلیہ Leonora کے ہاں

## ابتدائی اسفار

1874ء میں پروفیسر ریگ نے عین جوانی

والے انسان تھے۔

## تصنیفات

پروفیسر ریگ کی ایک تصنیف بنام Meteorology of Tasmania ملتی ہے جو صرف 16 صفحات پر مشتمل ہے اور 1896ء میں سامنے آئی۔ اسی طرح 1898ء میں آپ نے Wragge's Australian Weather Guide and Almanac شائع کرنی شروع کی جس میں صرف موسمیاتی معلومات ہی نہیں ہوا کرتی تھیں بلکہ علم ارضیات، BUSHCRAFT یعنی جھاڑیوں والے علاقے میں رہنے کا فن، زراعت، معدنیات، پانی کی فراہمی اور محکمہ ڈاک کی بابت بھی مفید معلومات ہوا کرتی تھیں۔

آسٹریلیا کی 1902ء تک جاری رہنے والی خشک سالی کے سدباب میں پروفیسر ریگ کی ایک کاوش یہ ملتی ہے کہ انہوں نے متعدد Stiger Votex توپیں خریدیں جن کے بارہ میں معروف ہے کہ ان کی فائرنگ سے بادلوں سے پانی برسانے کا تجربہ کیا گیا تھا جو ناکام رہا۔ ان توپوں میں سے دو تاحال Charleville کے پارک میں عوام کے مشاہدہ کے لئے نصب ہیں اور ان کے ساتھ ان کی تاریخ بھی درج ہے۔ تاہم توپوں سے گولے فائر کر کے بادلوں سے مفید مطلب کام لینے کی ٹیکنالوجی کا اعلیٰ نمونہ 2008ء کے بیجنگ اوپیکس کے موقع پر دیکھنے کو ملا۔

آپ کی ایک کتاب The Romance of The South Seas نسبتاً عام میسر ہے۔ جو تین صد صفحات سے زیادہ ضخیم ہے اور 1906ء میں لندن سے شائع ہوئی اور اس میں اسی (80) سے زیادہ تصاویر بھی شامل ہیں جن میں سے بعض پروفیسر ریگ کی ذاتی ملکیت کے طور پر درج ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ انہوں نے کیمبرہ سے بنائی بھی خود ہی ہوں۔ اس کتاب کے دو سیکشن ہیں، اول حصہ کے 8 ابواب ہیں اور حصہ دوم کے سات ابواب۔

## استعفیٰ

1903ء میں پروفیسر ریگ نے حکومت Queensland میں اپنی نوکری سے استعفیٰ پیش کر دیا تھا۔ جس کے پس منظر میں ایک سبب آسٹریلیا میں فیڈریشن کی جانب سے پروفیسر ریگ کے اخراجات اور فنڈز میں کمی کرنا بیان کیا جاتا ہے۔

## آخری ایام

Queensland کی حکومت سے معاہدہ مکمل ہونے پر پروفیسر ریگ نے کئی سال تک متعدد سفر اختیار کئے مثلاً آپ 1904 میں Cook Island اور New Caledonia اور Tahiti گئے اور مقامی جانوروں کا بغور مطالعہ کیا۔ Rarotonga کی حکومت کے لئے مقامی

میں فکری لہر دوڑ گئی اور اس کا سبب یہ تھا کہ آپ نے صرف اپنے علاقہ کے لئے ہی نہیں بلکہ براعظم آسٹریلیا کی دیگر کالونیوں کے لئے موسمیات کے چارٹ تیار کرنے اور آئندہ موسم کی پیش گوئیاں کرنی شروع کر دی تھیں۔ نیز یہاں دیگر پیشہ ورانہ رقابتیں بھی جنم لینے لگیں۔

1880ء سے 1890ء کے دوران پروفیسر ریگ نے پورے Queensland میں محکمہ موسمیات کے مراکز کا ایک جال بچھا لیا تھا اور انہی دور دراز مراکز سے ٹیلی گرافس کی صورت میں آنے والی رپورٹس کی روشنی میں طوفانوں کی پیشگوئیاں کرنے کا نظام وضع کیا۔ نیز کئی جگہوں پر قابل ذکر رصد گاہیں قائم کیں۔

اسی طرح پروفیسر ریگ نے 1888ء سے 1893ء کے دوران ایک شخص بنام Inigo Owen Jones کی ٹریننگ کا کام بھی کیا جس نے بعد ازاں موسمیات کے علم میں خوب نام کمایا۔

## بین الاقوامی کانفرنسوں

### میں شرکت

آپ نے 1891ء میں میونخ میں اور 1898ء اور 1900ء میں پیرس میں منعقد ہونے والی عالمی کانفرنسوں میں شرکت کی۔

## خاص شہرت

آپ کی خاص وجہ شہرت طوفانوں کے نام تجویز کرنا ہے۔ آپ کی اصل سکیم یہ تھی کہ طوفانوں کو یونانی حروف تہجی سے موسوم کیا جائے۔ بعد ازاں آپ نے طوفانوں کو Polynesian میتھالوجی میں مذکور اشخاص اور سیاست دانوں کے ناموں سے موسوم کرنا شروع کر دیا۔ جن سیاسی شخصیتوں کے ناموں سے طوفانوں کے نام نکالے گئے ان میں James Drake, Edmund Deakin, Alfred Barton وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے طوفانوں کے لئے جو دیگر ٹیکنیک نام تجویز کئے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

Xerxes, Hannibal, Blasatus.

Teman. پروفیسر ریگ کی ریٹائرمنٹ کے بعد اگلے ساٹھ سال تک طوفانوں کو اس طرز پر موسوم کرنے کا سلسلہ موقوف رہا۔ نیز آپ نے آسٹریلیا میں دریائی پانی کا رخ موڑنے اور ضرورت کے مطابق پانی کے استعمال کا بھی منصوبہ پیش کیا جو آپ کے بعد موجودہ دور میں Snowy Mountains Scheme کے تحت قابل عمل بنا۔

1990ء میں شائع ہونے والی Australian Dictionary of Biography, جلد میں درج آپ کے تعارف کے مطابق آپ ایک طویل قامت، پتلے جسم والے، ایک نہایت پر جوش طبیعت کے مالک، ہمیشہ کام میں مصروف رہنے

کیڑوں مکوڑوں کے بارہ میں ایک مفصل رپورٹ بھی ضبط تحریر میں لائے۔

1908ء میں آپ نے کامن ویلتھ آسٹریلیا میں Bureau of Meteorology کی نوکری کی درخواست دی جو قبول نہ ہو سکی۔ تب آپ نیوزی لینڈ چلے آئے۔ جہاں پہلے ایک لمبا عرصہ Dunedin میں مقیم رہے اور پھر آک لینڈ میں Birkenhead کے علاقہ میں 8 Awanui Street جا ٹھہرے۔ اس گلی کا پرانا نام Arawa Bath St اور ST تھا۔

Birkenhead وہی علاقہ ہے جس کی ہسٹریکل سوسائٹی کے تعاون سے نیوزی لینڈ کے احمدی احباب پروفیسر ریگ کی وفات کے 84 سال بعد ان کے عزیزوں سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔

یہاں آپ اپنی شریک حیات Louisa Emmeline Horne کے علاوہ ایک اینگلو آئین بیوی کے ساتھ رہتے رہے اس دوسری اہلیہ کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ theosophist تھیں۔

اسی جگہ آپ نے ”ریگ انسٹیٹیوٹ“ اور میوزیم قائم کیا جس کو بعد ازاں آتش زنی سے نقصان بھی پہنچا تھا نیز آپ نے کچھ باغات بنام Waiata tropical gardens بھی قائم کئے۔

## وفات

مورخہ 10 دسمبر 1922ء کو پروفیسر ریگ کی وفات اچانک دماغ کو خون کی فراہمی میں تعطل کے سبب ہوئی اور آپ کا بیٹا Kismet K Wragge آپ کے بعد ”ریگ انسٹیٹیوٹ“ کا ”فرسٹ آفیسر“ بنا۔

یوں تو پروفیسر صاحب نے آغاز میں قانون کی تعلیم حاصل کی مگر شہرت اور مہارت کا شعبہ موسمیات ہی نظر آتا ہے یہاں تک کہ انہوں نے Scottish Meteorological Society کی طرف سے گولڈ میڈل بھی جیتا۔ موسمیات کے علم میں ایک خاص روایت پروفیسر ریگ صاحب کی طرف منسوب ہے اور وہ یہ ہے کہ طوفانوں اور بطور خاص سمندری طوفانوں کو انسانی ناموں سے موسوم کرنا۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے آغاز مضمون میں مندرج اقتباس سے ظاہر ہے۔

پھر پروفیسر صاحب کی ایک اور وجہ شہرت ان کا بکثرت سفر کرنا اور آخری عمر میں تو وہ ہندوستان، آسٹریلیا اور بحر الکاہل کے جزائر کے بارہ میں ایک مستند نام بن چکے تھے۔

## پہلی ملاقات

تاریخ احمدیت میں پروفیسر کیمپٹ ریگ کی حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے تعلق میں درج ہے کہ ”انگلستان کے ماہر ہیئت دان پروفیسر ریگ ان دنوں ہندوستان کی سیاحت کر رہے تھے۔

مفتی محمد صادق صاحب نے ان سے ملاقات کی اور حضرت اقدس کے دعاوی اور دلائل وغیرہ ان کو سنائے جس پر پروفیسر صاحب نے حضرت اقدس سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ چنانچہ 12 مئی 1908ء کو قبل ظہران کو شرف باریابی نصیب ہوا۔ پروفیسر صاحب نے دوران ملاقات میں حضور سے کئی سوالات کئے۔ مثلاً جب خدا کی مخلوق بیشمار اور غیر محدود ہے تو اس کے فضل کو کیوں صرف اس حصہ زمین یا کسی مذہب و ملت میں محدود رکھا جائے؟ گناہ کیا چیز ہے؟ شیطان کسے کہتے ہیں؟ آئندہ زندگی کس طرح سے ہوگی اور وہاں کیا کیا حالات ہوں گے؟ مسٹر ریگ کے ساتھ ایک لیڈی بھی تھی جس نے یہ سوال کیا کہ کیا مردوں سے رابطہ قائم کر کے ان کے صحیح حالات دریافت کئے جاسکتے ہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود نے ان تمام سوالات کے نہایت لطیف، مسکت اور جامع جوابات دیئے جنہیں سن کر مسٹر ریگ از حد متاثر ہوئے۔ اور حضور کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ:

”مجھے اپنے سوالات کا جواب کافی اور تسلی بخش ملنے سے بہت خوشی ہوئی اور مجھے ہر طرح سے کامل اطمینان ہو گیا اور یہ اطمینان دلانا خدا کے نبی کے سوا کسی میں نہیں۔“

## دوسری ملاقات

مسٹر ریگ 18 مئی کو دوبارہ حاضر ہوئے اور اس دفعہ بھی حضور سے کئی سوالات کئے۔ مثلاً کیا خدا کی ذات محدود ہے یا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اس میں کوئی شخصیت یا جذبات پائے جاتے ہیں؟ اس کی کوئی شکل بھی ہے؟ دنیا میں اس نے ادنیٰ اعلیٰ کا تفاوت کیوں رکھ دیا؟ کیا بائبل کے بیان کے مطابق پہلا انسان ججوں سچوں میں پیدا ہوا تھا؟ کیا حضور مسئلہ ارتقاء کے قائل ہیں؟ سپر چولرم رائے ہے کہ زندگی چاند سے پہنچی ہے کیا صحیح ہے؟ کھبیوں یا ادنیٰ قسم کے جانوروں میں جو زندگی پائی جاتی ہے اس کو کس نام سے تعبیر کیا جائے گا۔ وغیرہ غرضیکہ علوم جدیدہ کے ماہرین کے دلوں میں جن باتوں کی خلش ہوتی ہے وہ مسٹر ریگ نے دل کھول کر حضور کے سامنے رکھیں۔ حضور نے ہر سوال کے جواب میں ایسی مختصر مگر جامع روشنی ڈالی کہ وہ وجد میں آ کر کہنے لگے میں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے جیسا کہ عام طور پر علماء میں مانا گیا ہے مگر آپ نے تو اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔ حضور نے فرمایا یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنا ہی عروج پکڑ جائے مگر قرآن کی تعلیم اور اسلام کے اصولوں کو ہرگز نہ جھٹلا سکتی گی۔

## مریضان قلب کیلئے مفید ہدایات

س: مریضان قلب کے لئے مفید ہدایات کیا ہیں؟

ج: صبح سویرے اٹھیں اور صاف ستھری فضا میں جہاں آکسیجن خاصی موجود ہوتی ہے، ٹہل کر، کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر (ہب طبیعت و حالات و موسم) گہری لمبی سانس لیں، یعنی پھیپھڑوں کو خوب بھریں اور خوب خالی کریں۔

س: اس عمل کے کیا فوائد ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ نے جسم کو فاسد مادوں سے صاف کرنے کیلئے نظام اخراج فضلات کو قائم کیا ہے اس میں پھیپھڑے، گردے، انتریاں اور جلد شامل ہیں۔ پھیپھڑوں کی راہ سے زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں۔ جب گہری لمبی سانس لیں گے تو اس سے پھیپھڑوں میں صاف آکسیجن خوب بھرے گی جو خون کو بخوبی صاف کرے گی اور دل کو صحت بخش تازہ خون ملے گا۔ جب اس کو خارج کریں گے تو فاسد مادے خارج ہوں گے اور مدافعتی نظام مضبوط ہوگا۔

امراض قلب میں خون میں موجود کو لیسٹرول (خون کی چکنائی) کی پھٹکیوں کے سبب خون پوری طرح نہیں پہنچ پاتا اور اس طرح دل کو تازہ آکسیجن ملاخون نہیں ملتا۔ اس عمل کے ذریعہ مدافعتی نظام مضبوط ہو کر مذکورہ پھٹکیوں کو از خود تحلیل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ نیز صاف شدہ خون قلب اور دیگر اعضائے بدن کو طاقت بہم پہنچاتا ہے۔ یاد رہے کہ طاقت صرف اچھی غذاؤں یا دواؤں میں ہی نہیں بلکہ طاقت خالص اور مصفیٰ ہوا میں پائی جاتی ہے۔

س: یہ عمل کتنی دیر تک کرنا چاہیے؟

ج: کم از کم نصف تا ایک گھنٹہ۔

س: کس جگہ کو منتخب کرنا چاہیے؟

ج: صاف ستھری کھلی فضا، جہاں پھول، پودے اور سبز ہو، اگر ایسی جگہ میسر نہ ہو تو صحن میں یا کمروں کی چھت پر، بہر حال ہوا دار جگہ جہاں کٹافنیں نہ ہوں اور صاف ستھری فضا ہو۔ سردیوں میں کمرے کے اندر کھڑکی یا دروازے کے پاس ٹہل کر، بیٹھ کر یا لیٹ کر (جہاں ہوا کا گزر اچھا ہو) گہری لمبی سانس لیں۔ اگر یہ عمل کمرے کے اندر کرنا ہو تو جہاں لوگوں کا زیادہ جھوم ہو وہاں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ نیز شور و غل کے سبب یہ کام صحیح طور پر انجام نہیں پاسکتا لہذا ایسی جگہ سے اجتناب کیا جائے۔

س: وقت کون سا بہتر ہے؟

ج: جب سورج طلوع ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو تو یہ وقت بہتر ہے، کیونکہ اس وقت فضا میں آکسیجن خاصی مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ چونکہ رات کے وقت پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس خارج کرتے ہیں لہذا رات کے وقت پودوں کے پاس یہ عمل نہیں کرنا چاہیے۔

س: اس کے علاوہ کسی اور وقت میں ایسا کر سکتے ہیں؟

ج: جی ہاں! اس کے علاوہ جو وقت بھی مناسب لگے اسے معمول بنالیں لیکن صبح کا وقت کئی لحاظ سے بہت موزوں و مناسب ہے۔

س: اس عمل کا طریقہ کیا ہے؟

ج: ناک یا منہ کے ذریعہ خوب تازہ ہوا اندر کو کھینچیں کہ پھیپھڑے بخوبی بھر جائیں اس کے بعد ہوا کو پھیپھڑوں سے اچھی طرح خالی کریں یوں یہ عمل جاری رکھیں، آنکھیں کبھی بند کریں کبھی کھولیں۔

س: عمومی ہدایات کیا ہیں؟

ج: جب یہ عمل کریں تو معدہ خالی ہو یعنی کھانا وغیرہ نہ کھایا ہو ہاں البتہ سادہ پانی پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ذہن پریشانیوں سے خالی اور پرسکون ہو گویا ذہن دباؤ، تناؤ کھچاؤ سے پوری طرح آزاد ہو۔

یہ ضروری بات یاد رہے کہ ناک کو بلغم و دیگر آلودگیوں سے مکمل طور پر صاف کر لیا جائے اور پاس نشوونما بیہرہ رکھا جائے جس سے حسب ضرورت کام لیا جاسکے تمام ہوائی راستے جس قدر صاف ہوں گے اسی قدر فائدہ زیادہ ہوگا۔

س: گہری لمبی سانس لینا اور خارج کرنا

بظاہر معمولی عمل ہے اس کا طرز عمل کیا ہے؟

ج: مریضان قلب میں عموماً خون میں کو لیسٹرول یا خون کی چکنائی بڑھ چکی ہوتی ہے اور رگوں کی تنگی کے باعث دل کو آکسیجن ملا تازہ خون نہیں مل رہا ہوتا اس سے دل کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اس عمل سے آکسیجن ملا تازہ و حیات بخش خون پورے جسم کے خلیات کی آبیاری کرتا ہے۔ قوت حیات (Vital Force) یا قوت مدافعتی مرض مضبوط ہوتی ہے جو خود بخود بیماریوں اور جراثیمی حملوں کو پسپا کرتی رہتی ہے۔

س: کیا تازہ ہوا سے انرژی حاصل ہوتی ہے؟

ج: جی ہاں! تازہ ہوا مقوی غذاؤں سے بڑھ کر جسم کو توانائی فراہم کرتی ہے۔

س: اگر کوئی مریض ایلو پیٹھک ادویات جو عوارض قلب سے متعلق ہوں استعمال کر رہا ہو تو کیا وہ ان کو چھوڑ دے؟

ج: ان کو ہرگز نہ چھوڑے بلکہ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ان کا استعمال جاری رکھیے۔ جوں جوں گہری اور لمبی سانس کے عمل سے فائدہ ہوتا جائے ڈاکٹری ہدایت کے مطابق ان ادویات کو بتدریج کم کرتے کرتے بند کر دے۔ کیونکہ ایلو پیٹھک ادویات بہت سے ذیلی بد اثرات رکھتی ہیں۔ یاد رکھیں بعض ایلو پیٹھک ادویات مریضان قلب کو اس غرض سے استعمال کرائی جاتی ہیں کہ قلب کے افعال آکسیجن کی تھوڑی مقدار پر سرانجام پاسکیں۔ وہ استعمال کرائی نہایت ضروری ہوتی ہیں مگر ان کے ذیلی بد اثرات بھی ہوتے ہیں۔ لہذا عمل تنفس کے عمل سے جوں جوں افاقہ ہوتا جائے۔ آہستہ آہستہ ڈاکٹری مشورہ کے تحت بند کر سکتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر ایسی ادویات جاری رکھنے کا مشورہ دیں تو انہیں جاری رکھا جائے اسی طرح ہومیو پیتھی اور ہربل ادویات جو ذیلی بد اثرات سے مبرا ہوں کا استعمال دوران عمل تنفس جاری رکھیں۔

س: کیا عمل تنفس کے دوران بھاپ کا غسل اور ٹھنڈے غسل لے سکتے ہیں؟

ج: بھاپ کے غسل کے ذریعہ جلد کی راہ سے فاسد مادے خارج ہوں گے۔ خون کی پھٹکیاں پکھل کر اور حل ہو کر جسم سے خارج ہوں گی اور پیڑوں کے ٹھنڈے غسل سے گیسوں کی صورت میں اٹھنے والے زہریلے بخارات ٹھنڈے غسل کے باعث گیس سے مائع کی شکل اختیار کر کے نظام بول کے اعضاء اور انتریاؤں کی راہ سے خارج ہوں گے۔ یہی بخارات قلب کو متاثر کرتے ہیں اور ان کے اخراج سے قلبی عوارض سے نجات حاصل ہوگی۔ مگر مریض کی عمر، طبیعت، مزاج، حالات و موسم کا لحاظ بہت ضروری ہے۔

س: کیا گیس، قبض وغیرہ مریضان قلب کی علامات میں شدت کا باعث بنتی ہیں؟

ج: مریضان قلب تو کیا تمام امراض میں گیس، قبض شدت کا باعث بنتی ہے۔ جس طرح کسی موٹر سائیکل یا موٹر کار یا بس کا ساکینسر جہاں سے انجن کے فضلات خارج ہوتے ہیں کو بند کر دیا جائے تو اندرونی مشینری فیل ہو سکتی ہے۔ اسی طرح قبض و گیس کے نتیجے میں تمام امراض بالخصوص امراض قلب کی علامات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

س: کیا گہری اور لمبی سانس لینے کے عمل کے دوران ہومیو پیٹھک و ہربل ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں؟

ج: جی ہاں! بلکہ ان کے استعمال سے بہتر نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر اور دل کی

اکثر بیماریوں میں نیچر کریمیگس Crataegus Q استعمال کرائیں۔ اگر برابر وزن مدنیچر راڈولفیا سرپینٹا Q Rauwolfia serp ساتھ استعمال کروائیں تو بلڈ پریشر بھی کنٹرول میں رہے گا۔ بڑی پیک یعنی 450ML کسی اچھی کمپنی کا خرید کر دونوں کو یکجا ملا لیں اور دس، پندرہ قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دو تین بار استعمال کروائیں۔ بڑی پیکنگ کافی سستی پڑتی ہے۔

خون کو پتلا کرنے کے لئے آرنیکا 200 اور لیکسس 200 ملا کر ہفتہ میں دو تین بار استعمال کرائیں۔

س: امراض قلب کے مریضوں کے تحفظ کے لیے کون سی غذائیں مفید ہیں؟

ج: تازہ سبزیاں و پھل امراض قلب و دیگر تمام امراض میں مبتلا مریضوں کے لیے مفید ہیں۔ دلہ کا ناشتہ معدے اور انتریاؤں کی راہ سے فاسد مادوں کو خوب خارج کر دیتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ دلہ معدے کو ایسے صاف کرتا ہے جیسے کوئی اپنا میلا پھیلا چہرہ دھو کر صاف کر دیتا ہے۔ نیز فرمایا دلہ سے بوجھ کو اتارتا ہے۔

☆ سبزیاں اور پھل جلد ہضم ہو کر ان کا ریشہ دار حصہ جسم سے فاسد مادوں کو خارج کر دیتا ہے۔ اس کے مقابلے پر میدہ کی مصنوعات بھاری چربی لے کھانے فاسد مادوں کے بوجھ کو بڑھاتے ہیں۔ زیتون کا تیل (Olive Oil) یا کینولا آئل، کنی کا تیل، سورج کھی کا تیل، سرسوں کا تیل، تل کا تیل کھانے کے لیے استعمال کریں جسے والے گھی یا تیل استعمال نہ کریں اور اجابت و با فراغت کے لیے ثابت اسپغول یا چھلکا اسپغول یا میلا کا پانی بلحاظ موسم و طبیعت و مزاج استعمال کریں نہ صرف اجابت کھل کر ہوگی بلکہ خون بھی گاڑھا نہیں ہوگا۔

س: گزشتہ زمانے میں لوگ دیسی گھی اور جھے ہوئے جاتاتی گھی بکثرت استعمال کر لیا کرتے تھے اور انہیں کوئی دل کی تکلیف نہیں ہوا کرتی تھی؟

ج: اس زمانے میں لوگ جسمانی محنت کا کام کرتے تھے اور زائد کیلوریز اور چربی جل کر جسم ہو جاتی تھیں مگر آج کل ہر کام مشینوں سے لیا جاتا ہے اور خون میں چربی بڑھ چکی ہے جس سے رگیں بند ہو جاتی ہیں۔ موجودہ دور کی خوراک طرز معاشرت، فضائی آلودگیاں، دنیاوی حرص و ہوس نے انسان کو شدید ذہنی اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر طرف امراض شرابین و قلب نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔

س: کیا گوشت کا کثرت استعمال امراض قلب و شرابین میں مضر ہے؟

ج: بالخصوص سرخ گوشت یعنی بڑے گوشت کا استعمال مضر ہے مرغی کا گوشت مناسب مقدار میں کھایا جاسکتا ہے۔ بعض تحقیق کاروں کے مطابق برائے گوشت کا کثرت استعمال امراض قلب

خصوصاً ہارٹ ایک کا باعث بن رہا ہے۔ براہ کمر کی خوراک جن اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے یہ اپنی ذات میں مضر ہیں یعنی جس غذا کو کھا کر براہ کمر پرورش پاتا ہے، وہ مضر صحت ہے اور یہ ضرر براہ کمر کے گوشت کی وساطت سے انسانوں میں منتقل ہو رہا ہے۔ خود براہ کمر بکثرت دل کے دورے کا شکار ہو کر اچانک مر جاتے ہیں یہی خوراک براہ کمر کے گوشت کی صورت میں انسان بکثرت کھاتے ہیں تو ان پر بھی ایسی ہی امراض حملہ آوری ہوتی ہیں۔ پس سبزیاں اور دالیں بمعہ چھلکا اور موٹے آن چھنے آٹے کی خشک روٹی مفید غذائیں ہیں۔ خصوصاً ہوٹلوں پر پکنے والا ہر قسم کا گوشت حد درجہ مضر صحت ہے اس کی نسبت سادہ دال اور سبزیوں کو ترجیح دینی چاہئے۔ البتہ تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ گھر پر پکی ہوئی مچھلی کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

**س: فاسد مادوں کے اخراج کیلئے گردے کیا کردار ادا کرتے ہیں؟**

**ج:** جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں کہ نظام اخراج فضلات کے چار اعضاء میں سے گردے بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پیشاب کی راہ سے زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں۔ پس صاف شفاف اور آلودگیوں سے پاک پانی بکثرت پینا نہ صرف فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔ بلکہ خون کو بے ضرر طریقے سے پتلا کر کے جسم کے اندر رواں رکھتا ہے۔

**س: جسم سے زہریلے مادوں کے اخراج کے لیے جلد کیا کردار ادا کرتی ہے؟**

**ج:** فاضل مادوں کے اخراج کیلئے اللہ تعالیٰ نے جلد کو بھی مقرر فرمایا ہے۔ مریض قلب کو جسمانی ورزش ڈاکٹرز نے منع کی ہو تو (حسب ہدایت ٹہل سکتے ہیں) اور ہفتہ میں دو بار بھاپ کا غسل لینے سے جلد کی راہ سے فاسد مادے بخوبی خارج کر سکتے ہیں۔ گہری اور لمبی سانس کے دوران نصف کلو کے قریب برف کا ٹکڑا تولیہ میں پیٹ کر اور حسب موسم و عمر و حالات و مزاج پیروں پر رکھیں اور ٹھنڈک کو تولیے کی مزید تھیں چڑھا کر حسب ضرورت مناسب حد تک کر لیں اس طرح انتڑیوں اور معدے کی گیسوں سرد ہو کر مائع کی شکل اختیار کر کے مٹانے اور انتڑیوں کی راہ سے اخراج پذیر ہو جاتی ہیں۔

**س: مریضان قلب کون سی ورزش کر سکتے ہیں؟**

**ج:** اس کا صحیح جواب ماہرین امراض قلب ہی دے سکتے ہیں مگر ہمارے خیال میں صرف ٹہلنا سب سے اچھی ورزش ہے۔ ڈاکٹری مشورہ سے ایک گھنٹہ روزانہ ٹہل کر دیکھیں اور ٹہلنے کے دوران گہری لمبی سانس لیں اور بفضل خدا افادیت کا خود ملاحظہ کریں۔

**س: کیا کم خوری مریضان قلب کیلئے اہمیت**

**کی حامل ہے؟**

**ج:** جی ہاں! کم خوری علاجوں کی ماں ہے یہ ارشاد نبوی ﷺ ہے نہ صرف عام مریضوں کیلئے بلکہ بالخصوص مریضان قلب کیلئے، ہمارے اُن گنت مرتبہ کے تجربات و مشاہدات کے مطابق کم خوری بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ دن میں تھوڑا کھائیں اور تھوڑے وقفوں سے کھائیں۔ تمام مریضان بالخصوص مریضان قلب کم خوری کو اپنا کردہ دیکھیں کہ ان کے لیے کس قدر سود مند ثابت ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ انسان کو کمر سیدھی رکھنے کے لئے چند لقمے ہی کافی ہیں۔ لیکن اگر لازماً زیادہ ہی کھانا پڑے تو انسان کے معدے میں 1/3 حصہ کھانا 1/3 حصہ پانی اور تیسرا حصہ سانس لینے کیلئے خالی ہو۔ پس اس ارشاد کی رو سے آپ کو جتنی بھوک ہے، اس سے کم کھانا دسترخوان پر رکھیں اور زائد کھانا پرے ہٹا دیں، بصورت دیگر زیادہ کھانا کھالیا جائے گا تو خرابی کا باعث بنے گا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا **المعدة بيت الداء** یعنی معدہ بیماریوں کا گھر ہے مزید فرمایا معدہ جسم انسانی میں حوش کی مانند ہے، جس میں سے نالیاں باقی جسم کو جاتی ہیں۔ اگر معدہ میں صحت بخش اشیاء ہوں گی تو تندرست اشیاء جائیں گی غیر صحت بخش اشیاء ہوں گی تو بیماریاں پیدا کریں گی۔

ہمارے تجربات و مشاہدات متواترہ شاہد ہیں کہ مریضان قلب خلوے معدہ کی صورت میں بہت بہتر محسوس کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جب معدہ بھرا ہوا ہو تو اُن کو لاحق علامات قلب میں خاصی شدت محسوس ہوتی ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ کھانا کھانے کے دوران اعصابی ہيجان کے باعث انسان محسوس کرتا ہے کہ اسے بہت بھوک ہے اور اسے ابھی کھانا بند نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن اگر وہ مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق کھانے سے ہاتھ روک لے تو کھائی ہوئی مقدار تھوڑی دیر کے بعد معدے میں پھول کر معدے کو بھر دیتی ہے۔ نیز اعصابی ہيجان کے ختم ہونے سے تھوڑی دیر کے بعد بھوک کا احساس از خود مٹ جاتا ہے۔

پس چاہیے کہ مریضان قلب جب تک بھوک خوب نہ چمکے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں۔ جس قدر ہو سکے کم خوری پر گزارہ کریں اس سے انشاء اللہ امید واثق ہے کہ ہر قسم کے قلبی عوارض میں خاصی تخفیف محسوس کریں گے۔

**س: کیا انجانا (وجع القلب یا درد دل) کے مریضوں کو بھی کم خوری سے افادہ رہتا ہے؟**

**ج:** بفضل خدا انجانا کے مریضوں کو جس قدر وہ کم خوری برداشت کر سکیں وجع القلب سے بچاتا ہے۔ صرف وجع القلب ہی نہیں جسم انسانی میں جس طرح کا بھی درد ہو ہر درد سے کسی میں کم

کسی میں بہت زیادہ افادہ رہتا ہے۔ امراض عموماً دو قسم کے ہیں۔

**قسم اول:** امراض مع درد  
**قسم دوم:** امراض بلا درد

قسم اول میں وہ امراض شامل ہیں جن میں درد ہوتا ہے۔ مثلاً وجع الرأس (درد سر)، وجع العين (آنکھ کا درد) وجع الاذن (کان کا درد)، وجع الاذن (دانتوں کا درد)، وجع الصدر (سینے کا درد)، وجع الفؤاد (دل کا درد)، وجع الابد (جگر کا درد)، وجع الظہر (کمر کا درد)، وجع المفاصل (جوڑوں کا درد)۔

پس یہ امراض مع درد کی چند ایک مثالیں دی ہیں۔ بعض تحقیق کاروں کی تحقیق کے مطابق عربی زبان جو تمام زبانوں کی ماں ہے۔ امراض کے عربی ناموں کے سہ حرفی مادہ میں اکثر ان امراض کا شفا بخش علاج موجود ہوتا ہے۔

جیسے وجع کے حروف سے جو غ ہے، وجع کا مطلب درد اور جو غ کا مطلب بھوک ہے۔ ان تجربات کے مطابق وجع یعنی کسی بھی درد میں بتلا مریض اگر جو غ یعنی خود کو مناسب حد تک بھوکا رکھے سچی بھوک پر کھائے اور بھوک باقی ہونے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لے تو اس سے ہر درد والے مرض میں بفضل خدا یقیناً افادہ ہوتا ہے۔ مشاہدات گواہ ہیں کہ طبعی فاقہ جو جو غ کی ایک قسم ہے نہ صرف امراض مع درد میں ایک مفید و مؤثر علاج ہے۔ بلکہ امراض بلا درد میں بھی اس کے فوائد شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔ تمام طریقہ ہائے علاج اس امر پر متفق ہیں کہ فاقہ ایک مفید و مستقل و بے ضرر علاج ہے اور اس پر دوام اختیار کرنا انسان کو نہ صرف امراض سے بچاتا ہے۔ بلکہ ہر قسم کی امراض میں بتلا مریضوں کو فاقہ بخشتا ہے۔

**س: کیا گہری لمبی سانس لینے کا عمل امراض قلب میں مفید ہے یا بعض دیگر امراض میں اس کو مفید پایا گیا ہے؟**

**ج:** اسے ہم نے بفضل خدا درد دل کے علاوہ دیگر امراض قلب میں بلا ضرر مگر مفید پایا ہے۔ اسی طرح امراض تنفس میں الرجک دمہ یا دمہ قلبی میں بھی مفید پایا ہے۔ تاہم دیگر ہدایات پر عمل کرنے سے جس قدر زیادہ ہدایات پر عمل ہوگا اسی قدر فائدہ بھی زیادہ ہوگا۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ سانس لینے کے عمل کو اگر بطور حفظ ما تقدم تندرست افراد التزام کے ساتھ جاری رکھیں اور آرام طلبی کی زندگی پر جسمانی کثرت کی زندگی کو ترجیح دیں تو بفضل خدا امراض قلب سے بچا جاسکتا ہے۔

**س: بند کردوں کا ماحول جس میں آکسیجن کا تناسب بیرونی کھلے ماحول سے خاصا کم ہوتا ہے، میں بکثرت رہا جائے تو کیا اس سے امراض قلب و تنفس میں اضافہ ہوتا ہے؟**

**ج:** جی ہاں! ضرور ہوتا ہے ایسے لوگ جو پیشے

والے دروازے لگوا کر انہیں مسلسل بند رکھتے ہیں۔ ان کا فائدہ یہ تو ضرور ہوتا ہے کہ زیبائش کے علاوہ گردوغبار سے تحفظ رہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ آکسیجن کی کمی کے باعث خفیف و غیر محسوس کارروائی کے ذریعے دل کے عوارض جنم لیتے ہیں۔

اسی طرح سرد ممالک میں ہیٹنگ گیس کا استعمال کیا جاتا ہے جو مضر صحت ہے۔ اگر کسی قدر ایک آدھ کھڑکی کو قدرے کھلا رکھا جائے جس سے تازہ ہوا کا آنا جانا رہے تو اس سے صحت پر اچھے اثرات پڑنے کی توقع ہے۔ اگر چہ کئی بیماریاں سردی اور ٹھنڈ کے نتیجے میں لاحق ہوتی ہیں جیسے نزلہ زکام، فلوائوز، وغیرہ۔ ان سے بچنے کے لیے گرم کپڑوں کا زائد استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بجینہ AC کا زیادہ اور مسلسل استعمال تنفس کے اعتبار سے صحت کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

**س: کیا کارخانوں کی چیمبوں کا دھواں اور اٹھنے والی کیمیائی گیسیں مضر صحت ہیں؟**

**ج:** کارخانوں کی چیمبوں کا دھواں اور اٹھنے والی کیمیائی گیسیں، گٹروں سے خارج ہونے والے گندے بخارات، ٹریفک کی آلودگیاں، سگریٹ نوشوں کی سگریٹ نوشی کا دھواں سب فضا کو کثیف بناتے ہیں اور عوارض قلب کا باعث بنتے ہیں۔

**س: اگر کوئی شخص اپنے مخصوص حالات کی بنا پر گہری اور لمبی سانس لینے کیلئے وقت نہ نکال سکے تو اس کا کیا حل ہے؟**

**ج:** ایسا شخص معمول بنالے کہ مثلاً اپنی جاب کے دوران چلتے پھرتے کرسی پر بیٹھے یہ عمل کرتا رہے یا سونے سے تھوڑی دیر پہلے بیٹھ کر لیاٹ کر جس طرح بھی آسانی ہو اس عمل کو التزام سے جاری رکھے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ماحول صاف ستھرا اور ایسا ہو جہاں تازہ ہوا کا آنا جانا کافی ہو، کثیف ماحول میں یہ عمل کرنے سے بجائے آرام آنے کے تکلیف بڑھ سکتی ہے۔ عمل تنفس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کی ناک کی حس اس قدر حساس تیز ہوجاتی ہے کہ خوشبو یا بدبو کا فوراً پتہ دیتی ہے۔ اگر کوئی شخص کثیف ماحول میں یہ فعل سرانجام دے گا تو سخت بیزاری محسوس کرے گا اور اس کے لیے صاف ماحول میں جانا ضروری ہو جائے گا۔

**س: اگر کسی مریض قلب کی شرائین میں رکاوٹ ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟**

**ج:** ماہرین امراض قلب جو مشورہ دیں اس پر عمل کرنا چاہیے اگر وہ انسٹیٹوٹ یا بائی پاس کا مشورہ دیں تو اس پر عمل کیا جائے اور اگر ادویات کا مشورہ دیں تو وہ استعمال میں لائی جائیں۔ مگر ہمارا درج کردہ علاج، معاون علاج کے طور پر عمل میں لائیں اس سے بفضل خدا بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔

## بیکاری ختم کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 نومبر 2006ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

ایک مطالبہ نوجوانوں کا بیکاری کی عادت ختم کرنے کا تھا۔ یہ بھی بڑی خطرناک بیماری ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بعض بے کار نوجوان اس لیے بے کار ہیں کہ یا تو ان کے جو رشتہ دار، والدین، بھائی وغیرہ باہر ہیں وہ باہر سے رقم بھیج دیتے ہیں اس لیے ذمہ داری کا احساس نہیں۔ یا اس امید پر بیٹھے ہیں کہ باہر جانا ہے۔ اب باہر جانا بھی اتنا آسان نہیں رہا، ان لوگوں کو بھی غلط امیدوں پر نہیں بیٹھنا چاہیے اور جو آتے ہیں ان کے بھی یہاں اتنی آسانی سے کیس پاس نہیں ہوتے۔ اس لیے بلاوجہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے اور دھوکے میں نہ رہیں۔ اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں اور اپنے آپ کو سنبھالیں جماعت اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارے میں معین پروگرام بنانا چاہیے اور نوجوانوں کو سنبھالنا چاہیے۔

یہ لوگ جو فارغ بیٹھے ہیں، فارغ بیٹھے یہ مطالبے کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا کسی طرح باہر جانے کا انتظام ہو جائے، بعض لڑکوں کے ماں باپ لکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے حالات خراب ہیں باہر بلوائیں۔ باہر بلوانا کون سا آسان ہے۔ یا ہماری شادی باہر کروادیں یا جو بھی ذریعہ ہو۔ اور ایسے لوگوں میں سے جب کسی کی شادی یہاں ہو جاتی ہے اور یہاں آجاتے ہیں تو جب ان ملکوں میں ان کا Stay پکا ہو جاتا ہے تو پھر بیویوں پر ظلم کرنے شروع کر دیتے ہیں یا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک غلط رو خاص طور پر پاکستان میں اور ہندوستان میں چل پڑی ہے۔ ایسے نوجوانوں کو میں کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں محنت کی عادت ڈالیں اور محنت کر کے کھائیں۔ اس دوران میں اگر باہر کا کوئی انتظام ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس لیے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہنا کہ باہر جانا ہے، اس سے بہت ساری غلط قسم کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور بہت ساری برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر وہ برائیاں معاشرے میں، اس ماحول میں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح بعض ایسے ہیں جو یہاں آ کر بھی ہنر نہیں سیکھتے، زبان نہیں سیکھتے، اور ذرا سی کوئی تکلیف ہو جائے تو بیماری کا بہانہ کر کے گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیونکہ مدد مل جاتی ہے اس لیے کام نہیں کرتے۔ بیکاری کی عادت کے خلاف ایسی مہم یہاں بھی چلانے کی بہت ضرورت ہے۔

(بحوالہ "تلقین عمل" صفحہ نمبر 390-389)

مکرم سعید احمد بٹ صاحب

## دعا کا معجزہ

### بغیر آپریشن آرام آ گیا

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب امیر ضلع فیصل آباد دعا گو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا تھا۔ خاکسار کو 1960ء سے لے کر ان کی وفات تک ان کی امارت میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ اپنے کارکنوں سے کسی شین باپ سے کم نہ تھے۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں سے دین دنیا کے حسنا عطا کئے۔ 1972ء میں خاکسار کا بیٹا فرید احمد محمود بٹ مکینیکل فورمین کرینٹ نیٹسٹائل ملز فیصل آباد دو سال کی عمر میں غدود کی وجہ سے بیمار تھا۔ انہی ایام میں خاکسار بیت الفضل فیصل آباد میں نماز مغرب پر حاضر تھا۔ نماز محترم امیر صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر جاتے ہوئے خاکسار نے عرض کی کہ بچہ غدود کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ فرمایا اپنڈکس ہے آپریشن ہوگا۔ عرض کی آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ بغیر آپریشن آرام دے فرمایا اچھا۔ اگلے روز خاکسار مع اہل و عیال ترگڑی گوجرانوالہ مکرم ملک عبدالحق صاحب برادر اصغر ملک محمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ ترگڑی کے ہاں گیا۔ ملک عبدالحق صاحب نے بچے کو دیکھا اور کالی مریچ پیس کر اوپر لپ لگا دی۔ اگلے روز واپسی پر بس میں اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ غدود پھٹ گئی ہے اور پیپ جاری ہے پیپ صاف کی چند روز میں آرام آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے آپریشن سے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

## بازیافتہ نقدی

مکرم شاہ محمد حامد گوندل صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو 2 جنوری 2012ء کو دارالین سے گولہ باز آتے ہوئے کچھ نقدی ملی ہے۔ جس کسی کی ہو وہ نشانی بنا کر لے جائے۔ رابطہ موبائل: 0333-6596681

## نور کا جل

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے

## سرمہ خورشید

خارش پانی بہنا کمرے ابتدائے موتیا اور جلا میں مفید ہے  
خورشید یونانی دواخانہ گولہ بازار ربوہ (جناب نگر)  
فون: 0476211538 0476212382

## ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

یسرنا القرآن	11:25 am
Beacon of Truth	12:00 pm
(سچائی کا نور)	
فیتھ میٹرز	1:00 pm
جلسہ سالانہ نقادیاں 2010ء	2:05 pm
انڈونیشین سروس	3:05 pm
سینٹس سروس	4:10 pm
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث	5:10 pm
سنوری ٹائم۔ بچوں کیلئے دینی کہانیاں	5:45 pm
بنگلہ سروس	6:00 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2012ء	7:00 pm
گلشن وقف نو	8:10 pm
فیتھ میٹرز	9:15 pm
الترتیل	10:20 pm
ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں	10:55 pm
Beacon of Truth	11:25 pm
(سچائی کا نور)	

## تحریک جدید کی عظمت کا تقاضا

تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ (بحوالہ انیس سالہ کتاب صفحہ 21)

تحریک جدید کی عظمت کے پیش نظر اخلاص سے کام کرنے کی طرف جو حضور نے توجہ دلائی ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا انعام بیان فرمایا ہے یہ صورت حال متقاضی ہے کہ اس کی خاطر پورے جوش و خروش سے کام کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود ایک اور ارشاد میں فرماتے ہیں۔

”میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرو اور اس عادت نہ ڈال لو جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں تخت یا تختہ۔ (مطالعات صفحہ 179)

عہدیداران صاحبان حضرت مصلح موعود کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں کامیابی کے حصول کے لئے رات دن ایک کر کے سال رواں کو بھی بفضل خدا ایمان افزو نتائج سے مالا مال کر دیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام حاصل کریں۔ (دیکھیں المال اول تحریک جدید ربوہ)

## خاص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز  
گولہ بازار  
ربوہ  
میاں غلام رفیق محمود  
فون دکان: 047-6211649 فون رہائش: 047-62115747

## 14 جنوری 2012ء

یسرنا القرآن	12:30 am
فقہی مسائل	12:55 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2012ء	1:30 am
ان سائینٹ	3:00 am
راہ ہدیٰ	3:20 am
ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں	5:00 am
تلاوت قرآن کریم	5:15 am
بین الاقوامی جماعتی خبریں	5:30 am
لقاء مع العرب	6:00 am
فقہی مسائل	7:00 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2012ء	7:30 am
سیرت صحابیات علیہا السلام	8:55 am
راہ ہدیٰ	9:25 am
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث	11:00 am
بین الاقوامی جماعتی خبریں	11:35 am
الترتیل	12:05 pm
مجلس انصار اللہ یو کے اجتماع	12:40 pm
سوال و جواب	1:30 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2012ء	2:45 pm
انڈونیشین سروس	3:55 pm
تلاوت قرآن کریم	5:00 pm
سنوری ٹائم۔ بچوں کے لئے دینی کہانیاں	5:10 pm
پاکستان	5:30 pm
انتخاب سخن	6:05 pm
بنگلہ سروس	7:05 pm
گلشن وقف نو	8:10 pm
راہ ہدیٰ LIVE	9:20 pm
ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں	11:00 pm
گلشن وقف نو	11:15 pm

## 15 جنوری 2012ء

فیتھ میٹرز	12:30 am
بین الاقوامی جماعتی خبریں	1:30 am
انتخاب سخن	2:15 am
راہ ہدیٰ	3:20 am
ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں	5:00 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2012ء	5:15 am
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث	6:30 am
لقاء مع العرب	7:00 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2012ء	8:05 am
سنوری ٹائم۔ بچوں کیلئے دینی کہانیاں	9:15 am
یسرنا القرآن	9:30 am
فیتھ میٹرز	10:00 am
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث	11:00 am

## خبریں

**میموسکیٹنڈل کمیشن نے صدر سے جواب طلب کر لیا** سپریم کورٹ کے حکم پر میموسکیٹنڈل کی تحقیقات کرنے والے عدالتی کمیشن نے صدر پاکستان سے جواب طلب کر لیا جبکہ پاک فوج کے سربراہ جنرل اشفاق پرویز کیانی اور مسلم لیگ ن کے قائد میاں نواز شریف کو بھی نوٹسز جاری کئے ہیں۔

**امریکہ نے نیٹو حملے کی ذمہ داری اور غلطی قبول کر لی** امریکی محکمہ دفاع پیناگون نے کہا ہے کہ امریکہ مہندا ایجنسی میں پاک فوج کی سلاہ چیک پوسٹ پر نیٹو حملے کی ذمہ داری اور غلطی قبول کر چکا ہے۔ امید ہے پاکستان اتحادی افواج کو رسد پہنچانے کیلئے زمینی راستے جلد کھول دے گا۔ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات بہت اہم ہیں۔ حالیہ دھچکے کے باوجود دونوں ممالک کی افواج کے درمیان مذاکرات جاری ہیں۔ مزید کہا کہ پاکستان ہمارا اتحادی ہے۔ جبکہ دوسری جانب تاحال زمینی راستے سے نیٹو کو سپلائی بحال نہیں ہوئی۔

**چمن بارڈر سے نیٹو کنٹینرز کی کراچی واپسی** چمن بارڈر پر 30 روز سے کھڑے نیٹو سپلائی کے تمام کنٹینرز کی کراچی واپسی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ ایف سی کے ترجمان کے مطابق مہندا ایجنسی واقعے کے بعد سے افغانستان میں نیٹو فورسز کیلئے تمام قسم کی سپلائی روک دی گئی تھی جس کے باعث چمن بارڈر پر تمام کنٹینرز کو روک لیا گیا تھا۔ اب ان کی کراچی واپسی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

**بلوچستان میں مختلف علاقوں میں بارودی سرنگ کے دھماکے** بلوچستان کے مختلف علاقوں میں بارودی سرنگ کے دھماکے اور فائرنگ کے مختلف واقعات میں 4 افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔

**تیل خریداری فنڈ ختم۔ وزارت پانی و بجلی نے حکومت سے فوری 70 ارب مانگ لئے** وزارت پانی و بجلی کے پاس تیل کی خریداری کیلئے فنڈ ختم ہو گئے۔ وزارت پانی و بجلی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ بجلی کے نئے بجران سے بچنے کیلئے وزارت خزانہ سے فوری طور پر 70 ارب روپے مانگے گئے ہیں اگر مطلوبہ رقم نہ ملی تو تیل کی فراہمی

مکمل طور پر بند ہو سکتی ہے۔ جس سے لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ سنگین صورتحال اختیار کر جائے گا۔

**کرم ایجنسی میں فورسز کی ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ** وسطی کرم ایجنسی کے علاقے جوگی میں سیکورٹی فورسز نے شدت پسندوں کے ٹھکانوں پر ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ کی جس کے نتیجے میں 10 شدت پسند ہلاک 5 زخمی اور ان کے 3 ٹھکانے مکمل تباہ ہو گئے۔ دوسری جانب لوہڑ وسطی کرم کے صدر بازار میں ایک گھر میں بارودی مواد پھٹ گیا جس کے نتیجے میں 6 بچے شدید زخمی ہو گئے۔

**شام میں منحرف فوجیوں نے 18 اہلکاروں کو قتل کر دیا** شام میں انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق فوج کے منحرف اہلکاروں نے صدر بشار الاسد کے حامی سیکورٹی فورسز کے 18 اہلکاروں کو قتل کر دیا۔

**برطانیہ میں شدید طوفان** برطانیہ کے شمالی علاقوں میں 90 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی تیز ہواؤں کے باعث لاتعداد درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ جبکہ متعدد مکانوں کی چھتیں بھی اڑ گئیں۔ متعدد درخت ریل کی پٹریوں اور سڑکوں پر گرنے کے نتیجے میں ذرائع آمد و رفت درہم برہم ہو گئے اور کئی علاقوں میں بجلی اور مواصلات کا نظام بھی منقطع ہو گیا۔ ایک مرکزی شاہراہ پر ایک کار اور وین پر درخت گرنے کے نتیجے میں 2 افراد ہلاک ہوئے۔

**دوسری جانب محکمہ موسمیات نے دریاؤں میں طغیانی اور مزید طوفان کی پیش گوئی کی ہے۔** آسٹریلیا میں گرمی بڑھ گئی آسٹریلیا کے متعدد علاقوں میں شدید گرمی کے باعث انسان اور جانور پریشان ہو گئے۔ متعدد افراد گرمی کی شدت سے بچنے کیلئے ساحلوں اور پارکوں کا رخ کرنے لگے جبکہ گیلون شہر میں درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچنے کے باعث کئی مقامات پر جھاڑیوں اور خشک گھاس میں آگ لگ گئی ہے۔

**بھارتی اہلکار نے 2 ساتھی قتل کر کے خودکشی کر لی** کشمیری مجاہدین اور نکلس بائیوں

کی کاررائیوں سے تنگ بھارتی سیکورٹی فورسز میں باہمی جھگڑے، ذہنی تناؤ اور خودکشی کے واقعات عروج پکڑ گئے۔ جس کے باعث ریاست مدینہ پور میں ایک سیکورٹی اہلکار نے فائرنگ کر کے 2 ساتھیوں کو قتل کرنے کے بعد خودکشی کر لی۔

**غیر یورو ملک ڈنمارک نے یورپی یونین کی صدارت سنبھال لی** ڈنمارک یورپی یونین کا صدر بن گیا۔ ڈنمارک یورپی یونین کا وہ رکن ملک ہے جہاں یورو کرنسی رائج نہیں ہے۔ ڈنمارک یورپی یونین کی صدارت کی حیثیت سے یورپ میں بیروزگاری میں کمی، متبادل توانائی کے ذرائع کے فروغ اور یورپ کی اقتصادی ترقی اور بحالی کیلئے عملی اقدامات کیلئے کوششیں کرے گا۔

**لبے قد کے افراد کو کینسر کا مرض لاحق ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے** طبی ماہرین نے کہا ہے کہ لبے قد کے افراد کو کینسر کا مرض لاحق ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ کولمبیا یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق امریکی طبی ماہرین نے 1996ء سے 2011ء کے دوران 1.3 ملین درمیانی عمر کی خواتین کا طبی معائنہ کیا ہے جن میں چھاتی کا کینسر پایا گیا ہے۔ ان خواتین کو قد کے حساب سے چھکٹیگریز میں تقسیم کیا گیا۔ تحقیق کے مطابق قد میں ہر چار انچ بڑھنے کے بعد کینسر کے مرض میں 16 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے جبکہ چھوٹے قد کے مرد و خواتین کی نسبت بڑے قد کے افراد کو کینسر کی بیماری لگنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیقی ٹیم نے یورپی، شمال امریکہ، ایشیا اور آسٹریلیا میں بھی کینسر کے مریضوں کا معائنہ کیا ہے وہاں بھی قد اور کینسر کے مرض میں یکساں تعلق دیکھنے میں آیا ہے۔

**جرمن زبان سیکھئے** GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری رابطہ: عمران احمد ناصر کروائی جاتی ہے۔ مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

**مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی** ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے مردانہ و زنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا شاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں

**ناصر نایاب کلاتھ** گلی نمبر 1 فون: 0476213434 ریلوے روڈ ممبائل 0323-4049003

ربوہ میں طلوع وغروب 6 جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	5:21

خواتین کے پیچیدہ مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض  
**الحمد ہومیوپیتھک اینڈ سٹورز**  
ہومیوفیزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔ اے)  
عمر مارکیٹ نزد انسٹی چوک ربوہ فون: 0334-7801578

**معیار اور مقدار کے ضامن**  
**منور جیولرز** ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ  
047-6211883, 0321-7709883

**LEARN German LANGUAGE**  
German Lady Teacher  
صرف خواتین کے لیے  
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا  
**NASEEM JEWELLERS**  
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS  
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد  
فون دکان 6212837  
اقصی روڈ ربوہ Mob: 03007700369

موسم سرما کی نئی ورائٹی ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ  
**ورلڈ فبرکس**  
0333-6550796  
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد ٹیلیٹی سٹور ربوہ

**FR-10**